1

دعوت دین کا مقام ومرتبہ بڑا عظیم ہے، کتنے ابلیس کے قتیل اور بہکے ہوئے لوگ ہیں جنہیں اسلام کی دعوت سے نئی زندگی ملتی ہے، کتنے گمراہ وبد دین لوگ ہیں جنہیں دعوت کی برکت سے توبہ واصلاح اور کتاب وسنت کی طرف پلٹنے کی توفیق ملتی ہے ،تبلیغی کوششوں کے بغیر کوئی دین اس سرزمین میں استحکام پا سکتا ہے ، نہ کوئی مذہب ومسلک پھیل سکتا ہے،اور نہ اسے دنیا میں پذیرائی مل سکتی ہے،دعوت دین کا کام دراصل اندھیرے میں ایک شمع جلانے کے مثل ہے، یہی اسلام کی نشرواشاعت کا بنیادی ذریعہ اوراسی میں اللہ کے بندوں کی ہدایت کا راز مضمر ہے، دعوتی وتبلیغی جد وجہد ہی کے ذریعہ شرک وبدعات کے اندھیرے میں بھٹکتی انسانیت کو صحیح راستہ دکھایا جاسکتا ہے،دلوں پر کفر وشرک کا جوزنگ لگ گیا ہے اسے صیقل کیا جاسکتا ہے،

دعوت دین ہی کے ذریعہ سے منتشر وپراگندہ افکار وخیالات میں سرگرداں لوگوں کی اصلاح کا بندوبست کیا جاتا ہے،اسی کے ذریعہ اسلام کی سچی تعبیر اور کتاب وسنت کی خالص شکل منہج سلف کی بہترین تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرایا جاسکتا ہے، دعوت وتربیت ہی کے ذریعہ حلال وحرام،عبادات ومعاملات، بیع وشراء اور انفرادی واجتماعی نظامِ زندگی کی اصلاح کی جاسکتی ہے،بندوں کے تعلق کو اللہ سے مضبوط تر بنایا جا سکتا ہے،یہی وجہ ہے کہ شریعت کی نظر میں دعوت وتبلیغ سے غفلت وبے اعتنائی سنگین جرم ہے، بلکہ اللہ تعالی کی دی ہوئی امانت میں خیانت کے مترادف ہے،

آج دعوت وتبلیغ ،درس وتدریس ،تعلیم وتعلم ،موعظت ونصیحت اور غیر مسلموں تک دین کی دعوت پہونچانے کا جو کچھ بھی اور جہاں کہیں بھی ٹوٹا پھوٹا نظام قائم ہے،اس ظلمت وتاریکی کے ماحول میں وہی ہمارے لئے منارہ نور اور روشنی کی ایک ہلکی کرن ہے، ان مراکز دعوت اور سنٹرس کو مزید مستحکم بنانے اور خلوص کے ساتھ صحیح رخ پر قائم رکھنے کی سخت ضرورت ہے، یقین جانئے !اگر اسے بھی بند کردیا جائے تو امت الحادو لادینی، ذہنی آوارگی اور ہلاکت وبربادی کے اس اسٹیج پر پہونچ جائے گی جس کا اندازہ لگانا مشکل ہوجائے گا،کسی بھی سماج اور معاشرہ کے لئے تعلیم وتربیت اور اصلاح دعوت کی مثال ایسے ہی ہے، جیسے: کھیتیوں کے لئے بارش، اور انسانوں کے لئے کھانا اور پانی

2

،سیرابی کے بغیر جیسے کھیتیاں سوکھ جاتی ہیں ،اسی طرح دعوت وتربیت کا مضبوط نظام قائم نہ ہو تو معاشرہ اور سماج کی دینی غیرت پژمردہ ہوجاتی ہے، خیر وبھلائی اور کتاب وسنت سے وابستگی کے سوتے خشک ہوجاتے ہیں،اور حق وباطل کا فرق وامتیاز ختم ہوجاتا ہے ،توحید وشرک ،سنت وبدعت میں تمیز کی صلاحیت فنا ہوجاتی ہے،نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسلام کی دہائی دینے والا خود اپنے دین سے برگشتہ نظر آتا ہے،

اس امت کے وجود کا ایک بنیادی مقصد اللہ کے دین کی امانت جو ہمارے سپرد کی گئی ہے اسے دوسروں تک پہونچانا ہے:قولہ تعالی: كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله (آل عمران : ١١٠) اس امت کو اللہ تعالی نے یہ شرف بخشا ہے کہ ساری امتوں میں خیر امت کے منصب پر فائز ہے، انسانیت پر اس امت کے عظیم احسانات ہیں، یہ سارے انسانون کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے ،دوسروں کی خیرخواہی اور بھلائی چاہنا ،انہیں جہنم سے بچاکر جنت کے راستے پر لے جانا اس امت کی خاص پہچان بھی ہے اور ذمہ داری بھی ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:عَجب اللهُ مِن قوم يدخلون الجنّة في السَّلاسِلِ(صحيح بخاری : ٣٠١٠)

اللہ تعالی تعجب کرتا ہے اس قوم پر جو بیڑیوں میں جنت میں داخل ہونگے ،،اس کی مزید وضاحت سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں: كنتم خيرَ الناسِ للناس تاتونَ بهم في الاقيادِ والسلاسل حتى تُدخلوهم الجنة / صحيح بخاری موقوفا :٤٥٥٧) اس کا معنی بیان کرتے ہوئے صاحب فتح الباری نے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ,, یہ لوگ تمہارے ہاتھوں قید ہوکر بیڑیوں میں لائے جاتے ہیں، اور پھر اسلام کی سچائی وحقانیت کو جاننے کے بعد اسلام کو قبول کرلیتے ہیں اور اس طرح جنت میں داخل کردیئے جاتے ہیں(فتح الباری : ٦/١٦٨) اس آیت میں امت مسلمہ کی خیریت اور افضلیت تین باتوں کے ساتھ مشروط ہے: بھلائی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، اور اللہ تعالی پر ایمان لانا، امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں: انهم خير امة على الشرائط المذكورة في الآية (فتح القدير للشوكاني : ج ٢ ص ١١) اس آیت میں خیر امت ہونے کے لئے جو شرطیں بیان کی گئی ہیں اسے اپنانے سے ہی امت محمدیہ خیر امت بن سکتی ہے، اگر یہ ذمہ داری ہم نے ادا نہیں کی تو

3

یقیناً ہم اس تمغہ ربانی کے مستحق نہیں ہیں، ,,ایمان باللہ سارے اعمال پر مقدم اور دین کی اساس وبنیاد ہے مگر دعوت کی ضرورت واہمیت کو بتانے کے لئے ایمان باللہ کو بعد میں ذکر کیا گیا ہے،

معروف: ہر وہ عمل جسے شریعت نے نیکی وبھلائی قرار دیا ہو، اس کے کرنے کا حکم دیا ہو ،اور اس کے عامل کی تعریف بیان کی ہو، جس میں عقائد وعبادات سے لے کر اخلاق و معاملات تک ساری چیزیں داخل ہیں، اور اسی کی طرف لوگوں کو بلایا جائے گا، اس میں سب سے بڑی نیکی اللہ کی توحید ہے، اس لئے دعوت میں ہمیشہ اس بات کا لحاظ رکھنا لازم ہے کہ جو دین میں اساس اور بنیاد ہے پہلے اس کی دعوت پیش کی جائے ،فروع سے پہلے اصول کی طرف، اعمال سے پہلے عقیدہ ومنہج کی درستگی کی طرف ،شرعی احکامات سے پہلے مبادیاتِ دین کی طرف، ہمارے اوپر اللہ تعالی نے یہ واجب ٹھہرایا ہے کہ پہلے ہم اپنے اوپر، اپنے بیوی بچوں اور ماتحتوں کے اوپر اللہ کی توحید کو قائم کریں، جس کے بارے میں ہم مکلّف کئے گئے ہیں، اور جس چیز کی ہمیں طاقت نہیں ہے اللہ تعالی نے ہمیں اس کا مکلّف ہی نہیں کیا ہے

یاد رکھو! حکومت الٰہیہ کا قیام یقیناً زمین میں اللہ کے دین کو قائم کرنے کا ذریعہ ہے، لیکن بذات خود مقصد نہیں ہے، محدث شام شیخ البانی رحمہ اللہ نے دعاۃ کو عمدہ نصیحت کرتے ہوئے انتہائی معتدل اور جچی تلی بات فرمائی ہے: أقيموا دولة الاسلام في نفوسكم تقم لكم في ارضكم(التوحيد اول يا دعاة الاسلام: ص ٤٠) ,,اسلام کی بالادستی اور حکمرانی اپنے آپ پر قائم کرلو، زمین میں بھی تمہاری حکومت قائم ہوجائے گی،، انبیاء کی دعوت کا یہی منہج ہے، نبی کریم ﷺ کی دعوتی زندگی سے ہمیں یہی درس اور پیغام ملتا ہے، صحابہ، تابعین اور سلف صالحین کی دعوت کا طریقہ یہی رہا ہے، عمرو بن عبسہ السلمیؓ کا بیان ہے میں جاہلی دور میں بھی یہ خیال رکھتا تھا کہ لوگ ضلالت وگمراہی پر ہیں، اور وہ لوگ بتوں کی عبادت کرتے تھے،

میں نے مکہ میں ایک شخص کے بارے میں سنا، سفر کر کے مکہ آیا، نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی، آپ اس وقت اپنی قوم سے چھپ چھپ کر لوگوں کو دعوت دیتے تھے،

میں نے آپ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نبی ہوں، میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: مجھے اللہ نے بھیجا ہے، میں نے کہا، آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا گیا ہے؟ فرمایا: مجھے رشتے داریوں کو جوڑنے، بتوں کو توڑنے کے لئے، اور یہ کہ لوگ خالص اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک اور ساجھی نہ ٹھہرائیں/ اس واقعہ میں آپ ﷺ نے ہر طرح کی ضرورتوں کے باوجود اپنی دعوت کی بنیاد اس بات پر رکھا ہے کہ ساری عبادتوں کو اللہ کے لئے خالص کیا جائے، اور شرک سے خود بچا جائے، اور دوسروں کو بچانے کی فکر کی جائے، قوله تعالى: واعبدوا الله ولا تُشرِكوا به شيئا / النساء: ٣٦) ,,اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ،، سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں یمن کا گورنر، قاضی، داعی و معلم بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں، سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ تم شہادت دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے، اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالی نے تمہارے اوپر رات اور دن میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں ۰۰۰۰ الی آخر الحدیث (صحيح بخاری: ١٤٥٨، صحيح مسلم: ٣١)

اس لئے داعیان اسلام کو چاہیے کہ لوگوں کو حکومت الہیہ کے قیام اور اسلامی جہاد کے نام پر جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے، ورغلانے اور گمراہ کرنے کے بجائے تربیہ وتصفیہ کے اصول پر لوگوں کے عقیدہ و منہج اور اعمال و عبادات کی اصلاح کی کوشش کریں، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں: كان من اصول اهل السنة والجماعة لزوم الجماعة وترک قتال الائمه وترک القتال فی الفتنة، وأما أهل الاهواء كالمعتزله فيرون القتال للأئمة من اصول دينهم (الامر بالمعروف والنهى عن المنكر لابن تيميه: ص ٣) ائمہ وقت سے قتال نہ کرنا، اور (خاص طور پر) فتنے کے دور میں قتال کو ترک کر دینا، کتاب سنت پر چلنے والی جماعت کو لازم پکڑنا، اہل السنۃ والجماعۃ کے اصول میں سے ہے، اور ہوی پرستوں کا (جو گمراہ ہیں) جیسے معتزلہ وغیرہ ائمہ وقت سے قتال کرنا اپنے دین کے اصول میں داخل مانتے ہیں،

افسوس: اس وقت سماج اور معاشرہ میں دعوت دین کے نام پر فساد برپا کرنے والے، کمزور علم رکھنے والے سرپھروں کا ایک جتھا تیار ہو گیا ہے، جو مسلم نوجوانوں کو گمراہ کرنے پر کمربستہ ہے، کوئی دوسروں کی کتابوں سے چوری اور خیانت کر کے محقق و مصنف بنا ہوا ہے، شریعت اور دین کے نازک سے نازک مسئلے میں فتوی بازی کا بازار گرم کئے ہوئے ہے، جہالت کی انتہا یہ ہے کہ جسے چند سطر لکھنے کی استعداد نہ ہو، جس کا مبلغ علم اردو کی چند کتابیں ہوں، جو صحیح ڈھنگ سے پڑھنے سے عاجز و درماندہ ہو وہ بھی مفکر اور دانشور بنا بیٹھا ہے، صورت حال اس قدر بگڑ چکی ہے کہ تعلیم و تربیت اور اصلاح و دعوت کے اصل کام سے ہٹ کر جسے دیکھو وہی میڈیائی بنتا جا رہا ہے، دعوت کے نام پر اخوان و برادران نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے، اس لئے دعوت کے میدان میں پیدا ہونے والے انحراف اور فساد کے مختلف چور دروازوں کو بند کرنے کی سخت ضرورت ہے تا کہ کتاب وسنت کی دعوت خالص اور موثر بنائی جا سکے،

منکر: میں سب سے بڑی برائی اور نسل انسانی کے لئے سب سے بڑا خطرہ شرک باللہ ہے، تمام انبیاء کرام اور صلحاء امت نے ہر زمانے میں جس چیز پر سب سے پہلے قدغن لگانا ضروری سمجھا، جس کی آلودگی اور نجاست سے معاشرے کو پاک کرنا ضروری جانا وہ شرک ہے، امت کے اختلاف وانتشار اور سیاسی و معاشی بحران کے باوجود سب سے پہلے جس چیز سے امت کو بچانے اور روکنے کی فکر کی گئی وہ شرک ہے، میٹھے میٹھے بھائیوں اور بہنوں کو صرف میٹھی میٹھی سنتیں سنا کر امر بالمعروف نہی عن المنکر کی ذمہ داری نہیں ادا کی جا سکتی ہے،

جب تک شرک اور مظاہر شرک کے مختلف پہلوؤں کو کھول کھول کر بیان نہ کیا جائے، اللہ کی توحید کو ہر آمیزش سے پاک کر کے لوگوں کے ذہن و دماغ میں راسخ نہ کیا جائے صرف گھر گھر نماز کی دعوت دے کر اور محض اعمال کی فضیلت سنا کر دعوت کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا، جو شرک و بدعت کی نجاست اور گندگی میں ڈوب رہا ہوا سے ذکر اور چلے میں لگا کر کیا حاصل ہوگا، دعوت میں معروف کا حکم کرنا بھی ہے اور منکرات سے روکنا بھی ہے، اسی کا نام دعوت ہے، صرف ایک حصے کو اپنا لینے سے دعوت کا کام نہیں ہو سکتا ہے،

SMILE PRINT, Chembur-9819889864

البر فائونڈیشن
۱، ونجارا مینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیاڈ روڈ، ممبئی ۱۰۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com
ویب سائٹ: www.albirr.in